رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM
Qadian

الحکم
ہفتہ وار

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتٰی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر، شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گرای چہا در قادیان بینی، دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

قیمت سالانہ

جلد ۲۶	مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۲۴ء	نمبر ۲۱

نظم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا شیرین کلام

مین تو کمزور تھا اس واسطے آیا نہ گیا
نفس کو بھولنا چاہا پہ بہلایا نہ گیا

عشق ایک راز ہے اور راز بھی کیسا باریک
مجھ سے یہ راز صد افسوس چھپایا نہ گیا

دیکھ کر ارض و سما بارِ گرانِ تشریع
رہ گئے ششدر و حیران اٹھایا نہ گیا

ہم بھی کمزور تھے طاقت نہ تھی ہم مین بھی کچھ
قول آقا کا مگر ہم سے ہٹایا نہ گیا

کس طرح تجھ کو گنا ہون پہ ہوئی یو جراءت
اپنے ہاتھون سے کبھی زہر تو کھایا نہ گیا

کفر نے لاکھ تدابیر کین لیکن پھر بھی
صفحۂ دہر سے اسلام مٹایا نہ گیا

ملتا کس طرح کہ تدبیر ہی صائب نہ ہوئی
دل مین ڈھونڈھا نہ گیا غیر مین پایا نہ گیا

اسکے جلوہ کی تباؤن تمہین کیا کیفیت
مجھ سے دیکھا نہ گیا تم کو دکھایا نہ گیا

کس طرح مانون کہ تم سے بھی بلایا نہ گیا
جان جاتی رہی پر اپنا پرایا نہ گیا

جاہ و عزت تو گئے کبر نہ چھوٹا مسلم
بھوت تو چھوڑ گیا تجھ کو پہ سایا نہ گیا

چین سے بیٹھتے تو بیٹھتے کسطرح سے ہم
دور بیٹھا نہ گیا - پاس بٹھایا نہ گیا

جان محمود ترا حسن ہے ایک حسن کی کان
لاکھ چاہا پہ ترا نقش مٹایا نہ گیا

دعا کی ضرورت

ہر جگہ کی جماعتون کو باقاعدہ روزانہ درد دل سے دعائین کرنی چاہئین کہ خدا تعالٰے ہمارے محبوب اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور آپ کے رفقائے سفر کو مظفر و منصور صحیح سلامت واپس دارالامان لائے: آمین

خواجہ پریس بٹالہ مین باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ یعقوب علی تراب احمدی نے دفتر الحکم قادیان سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح کے محض خدمتِ اسلام کیلئے پُرانتا سفرِ ولایت کے متعلق

"پیغامِ صلح" کے کمینہ حملوں پر جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے اظہارِ نفرت و ملامت

جماعت احمدیہ قادیان کی آواز

۵ اگست ۲۴ء کو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں قادیان کی لوکل انجمن احمدیہ کا ایک عام اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پیغام صلح کے ان مضامین کے متعلق جو ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے خلاف شائع ہوئے ہیں حسب ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق پاس کئے گئے:۔

(۱) جیسا کہ ہمارے بھائیوں نے راولپنڈی سے پیغام صلح کے کمینہ حملوں پر جو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے متعلق کئے ہیں۔ صدائے نفرین بلند کرتے ہوئے تمام جماعت ہائے احمدیہ سے ان کے ساتھ ہم نوا ہونے کا مطالبہ بذریعہ تار اپنے ریزولیوشن نمبر ۴ مندرجہ الفضل مورخہ ۵ اگست ۲۴ء میں کیا ہے ہم بھی ان کے ساتھ بالاتفاق اپنی دلی نفرت کا اظہار کرتے ہیں شریک ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ افسوس ہے ایسی مخالفت پر جس کا مرتکب اسلام کے ان مصیبت کے دنوں میں کوئی نہیں ہو سکتا مگر وہی جو حسد و بغض جیسے مشئوم اخلاق سے متصف ہو "پیغام صلح" جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "پیغام جنگ" رکھا تھا۔ اور جس کی بنیاد ہمارے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیس ۳۰ سالہ محنت و شفقت سے تیار کردہ جماعت میں پھوٹ ڈالنے اور آنحضور کی تمام مقدس کوششوں پر پانی پھیرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔ اور جو ہر ناجائز ذریعہ سے دس سال سے متواتر کوشش کر رہا ہے۔ کہ کسی طرح وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہو۔ آج جبکہ اولوالعزم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے آقائے نامدار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے ممالک عیسویہ میں کامیابی کے راستے تلاش کرنے کے لئے نکلے ہیں۔ تو پیغام نے اپنی دیرینہ نیش زنی کی عادت کے مطابق اپنے کمینگی کے زہر کو اگلنا شروع کیا۔ اور چاہا کہ جماعت احمدیہ کو کسی طرح اپنے زہر سے متاثر کرے مگر اسے یاد رہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ اس کا یہ زہر اس کے اپنے لئے ہی ہلاکت کا موجب ہوگا۔ اور ہم اس سے محفوظ رہیں گے۔

(۲) ایسا ہی جیسا کہ ریزولیوشن نمبر ۳ میں ہمارے بھائیوں نے راولپنڈی سے تجویز کیا ہے۔ ہم بھی پورے طور سے اس سے اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنی درخواست کو اپنے برگزیدہ امام حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ کہ حضور کے سفر اخراجات ہمارے مالوں سے ہوں۔ جو ہمارے نہیں بلکہ خود حضور کے ہیں۔ اگر ہم افراد جماعت احمدیہ قادیان کو اس صدائے نفرین کے اٹھانے میں سبقت حاصل نہیں ہوئی۔ تو کم از کم اس بات میں ہمیں شرف قبولیت بخشا جائے۔ کہ حضور کے اخراجات ہم خوشی سے برداشت کریں۔

(۳) مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے سفر یورپ پر ایک مضمون اپنے قلم سے پیغام صلح مورخہ ۳ اگست میں چھپوا کر ایک دفعہ اور اس بغض و حسد کا ثبوت دیا ہے۔ جو انہیں خلیفۃ المسیح ثانی کے وجود باجود کے ساتھ ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی بھی شامل ہیں۔ اپنے ذاتی علم کی بناء پر اعلان کرتی ہے کہ مولوی محمد علی کے اعتراضات غیر معقول۔ بے ہودہ اور حاسدانہ ہیں یہ سفر اختیار کر کے ہمیں کسی قسم کا اسراف نہیں کیا گیا۔ اور جو رفقاء حضور کے ہمراہ گئے ہیں۔ وہ سب کثرت رائے سے ضروری مقاصد کے پورا کرنے کے لئے منتخب کئے گئے۔ اگر فنڈ میں زائد گنجائش ہوتی تو ہماری رائے میں جو لوگ منتخب ہو کر گئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بعض اصحاب کا جانا ضروری تھا۔ حضور نے کبھی اسراف کو جائز نہیں رکھا۔ اور حضور کی طرف سفر ولایت میں کسی اسراف کا منسوب کرنا حضور کی ذات پر سخت بے جا حملہ ہے۔ جسے ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۴) یہ ریزولیوشنز ہم بالاتفاق پاس کر کے ایڈیٹر صاحب الفضل سے التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ اسے اپنے صفحوں میں شائع کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا فتویٰ،

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں

(مولوی محمد علی بکتے ہیں)

گذشتہ سال جبکہ خاکسار میدان فتنہ ارتداد میں کام کر رہا تھا۔ جناب چوہدری فتح محمد خانصاحب جرنیل لشکر محمود نے خاکسار کو بیاور اور جے پور کے علاقہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ خاکسار جے پور میں جناب ڈاکٹر محبوب عالم صاحب احمدی انچارج موتی کٹرہ شفاخانہ جے پور کے پاس ٹھہرا۔ قاضی رحمت اللہ صاحب احمدی کو خاکسار کے آنے کا علم ہوا تو ملنے کے لئے ڈاکٹر صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ مسائل نماز وغیرہ کے متعلق گفتگو ہونے لگی۔ آپ نے سنایا۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ گھوڑی سے گر گئے تھے۔ میں قادیان دارالامان گیا۔ اور خلیفہ اول رض سے سوال کیا۔ کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے وہ زیادہ افروختہ ہو گئے ہیں۔ کیا انکے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ آپنے فرمایا انکے پیچھے نماز بالکل نہیں پڑھنی چاہیئے اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب سے ملا۔ اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا۔ کہ آپ اس معاملہ کو کیوں بڑھاتے ہیں اس سے زیادہ فساد ہوتا ہے آپ پڑھ لیا کریں۔ اور ایسے جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ میں نے پھر خلیفۃ المسیح اول رض سے جا کر کہا۔ کہ آپ تو فرماتے ہیں کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں لیکن مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ "مولوی محمد علی بکتے ہیں تم مت پڑھنا ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود کا الھام ہے"

شمس

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت ام المومنین صاحبہ بخیریت ہیں۔ (۲) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے تینوں گھروں میں ہر طرح خیریت ہے۔ (۳) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و مرزا شریف احمد صاحب کے اہل و عیال بخیریت ہیں میاں مظفر احمد اب بالکل اچھا ہے۔ صرف کمزوری باقی ہے۔

(۴) حضرت نواب صاحب و میاں عبداللہ صاحب و ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب و جناب میر محمد اسحاق صاحب کے اہل و عیال میں خیریت ہے۔ (۵) حضرت خلیفہ اول کے گھر میں خیریت ہے۔ (۶) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہمراہیان سفر کے گھروں میں بھی خیریت ہے (۷) بابا فضل کریم صاحب سیالکوٹی ۱۲ اگست کو فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت مخلص اور سلسلہ کے عاشق تھے اور خوش الحان تھے اکثر اوقات حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ (۸) ہائی سکول ۱۲ اگست سے ۲۵ ستمبر تک موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔ ففتھ و ٹینتھ کلاس کو تعطیلوں میں ہیڈ ماسٹر صاحب نے تعلیم دینے کے لئے یہیں روک لیا ہے۔ روزانہ دو گھنٹہ پڑھاتے ہیں۔ (۹) افسوس ہے کہ کنسیشن وقت پر نہ پہنچنے کی وجہ سے اکثر طلباء کو بغیر کنسیشن کے جانا پڑا (۱۰) ۱۲ اگست کو سکول کے ہال میں جناب مفتی محمد صادق صاحب و جناب مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے طلباء کو نصائح فرمائیں۔ (۱۱) ۱۴-۱۵ کی درمیانی شب کو جناب چوہدری فضل احمد صاحب کی ہمشیرہ بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون خدا تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ (۱۲) حضرت صاحب کی خیریت کی خبر آنیکی خوشی میں ۱۵ تاریخ قادیان کے ہر گھر میں لڈو تقسیم کئے گئے۔ (۱۳) حضرت صاحب کے خط آمدہ از پورٹ سعید کے پہنچنے پر بندرہ بکرے قادیان ...

تشریف لائے اور چند دن رہ کر واپس تشریف لیگئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ

اور ایڈیٹر پیغام لاہور

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱۱) اگر اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے قوم کے روپے سے کوئی جائداد اپنی ذات کے واسطے خریدی ہے۔ تو یہ کوئی نیا اعتراض نہیں اور نہ کوئی ایسی جائداد موجود ہے کہ جو اپنی ذات کے واسطے خریدی گئی ہے۔ اگر بان غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے خریدی گئی یا بنائی ہوئی کوئی جائداد ہو سکتی۔ تو وہ وہی جائداد ہو سکتی ہے کہ جو بمقام لاہور۔ اصحاب پیغام کو مرکز میں ۱۹۱۴ء سے لیکر آج تک جناب پارٹی نے خریدی یا تعمیر کی ہے۔ اور جس وقت تم اپنی مسجد میں مشرق کی طرف کھڑے ہو کر دیکھو۔ تو سامنے ہی وہ عمارتیں نظر آئینگی جو شیر بادشاہ فنڈ کے نام سے روپیہ فراہم کر کے تعمیر کی گئی۔ اگر تمہار دل کی طرح تمہاری بھی ہری آنکھیں لاہور کی گرمی کے سبب سے اندھی ہو گئیں۔ تو غور سے ان عمارتوں کو دیکھ لو۔ اور پھر خواجہ زر پرست سے دریافت کرو کہ ۱۹۱۴ء سے لیکر ۱۹۲۴ء تک جو روپیہ اس نے مسلمانان ہندوستان سے اشاعت اسلام کے نام سے جمع کیا ہے۔

اس کی تاریخ وار آمد و خرچ کہاں اور کن رجسٹروں میں موجود ہے تاکہ ہم مولوی عبداللہ بیان اور مولوی صدرالدین صاحب سے

(۱۲) اگر اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اور ان کے رفقاء مشرقی وضع اور لباس میں ملبوس ہو کر کیوں لندن گئے۔ کیونکہ وہاں لوگ تمسخر اڑائینگے۔ تو تمہیں واضح ہو۔ کہ ہم مشرقی ہیں۔ اور ہمارا امام احمد مشرقی ہے۔ ہمارا اسلام مشرقی ہے۔ اور ہمارا نبی سیدنا محمد صلعم مشرقی ہے۔ ہمیں مشرقی وضع اور لباس پر فخر ہے اگر ہم پر مغربی تمسخر اڑائیں۔ یا انکی آڑ میں پہلے تم اڑا رہے ہو۔ تو قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو۔ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔ جب رسول ان لوگوں کے استہزا سے نہیں بچے۔ تو ان کے خلفاء اور متبعین کیسے بچ سکتے ہیں۔ ہاں شاید یہی ڈر باعث تھا۔ جبکہ بقول زمیندار لاہور اور رضیا فت پنج جناب ظفر علی خان نے لندن سے لکھا تھا۔ کہ مجھے یہاں تراشہ خراشہ خواجہ نظر آیا۔ یا کہ یہ اسلئے ہو۔ کہ محبوبان لنڈن (لیڈی) آپ سے نفرت نہ کریں۔ زیادہ تفصیل کی اگر ضرورت ہو۔ تو جناب قاری سرفراز حسین خانصاحب دہلوی سے دریافت کریں۔ کہ کن وجوہ سے وہ اور آپ کے خواجہ دوکنگ میں باہم مشت و گریبان ہوئے۔

(۱۳) اگر اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ۱۹۱۴ء میں جنگ یورپ میں لڑنے کیوں نہ گئے۔ اور اب بغرض تبلیغ کیوں جاتے ہیں۔ تو اسکا سبب یہ ہے۔ کہ جنگ یورپ جولائی اور اگست ۱۹۱۴ء میں شروع ہوا تھا۔ مگر ہمارا جنگ آپ کے ساتھ مارچ ۱۹۱۴ء سے شروع ہو چکا تھا۔ اور بقول آپکے حضرت امیر کے جماعت کا ۱۹/۲۰ حصہ انکے ساتھ تھا۔ اور صرف بیسواں حصہ حضرت خلیفۃ المسیح کے زیر فرمان تھا۔ اور آپ کے گروہ کا حملہ رسول کے تخت گاہ پر تھا۔ اور حملہ کی بڑی غرض خصوصیات احمدیت کو پامال کرنا تھا

پس اسوقت ایسی نازک حالت میں اس عظیم الشان جنگ کو چھوڑ کر جس میں ہمارا یار و یاور سوائے خدا کے دوسرا کوئی نہ تھا خلیفہ وقت برطانیہ کی حمایت میں جس کی تائید نصف درجن سے زیادہ عظیم الشان دنیوی طاقتیں موجود تھیں۔ شامل ہوتے تو یہ ایک دانا انسان کا فعل نہیں ہو سکتا۔ پس بجائے اس کے کہ وہ کسی زمینی سلطنت کی خاطر لڑیں۔ انہوں نے آسمانی بادشاہت کی حمایت میں لڑنا مقدم سمجھا۔ اور آخر کار خدا کے مسیح کا فرزند خلیفۃ المسیح حضرت محمود احمد اولوالعزم بارہ سال جوان مردانہ مقابلہ کر کے آپ کے حضرت امیر اور اس کے رفقاء کو شکست فاش دیکر مظفر و منصور ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اور آپ میں سے ایک قابل فخر ہستی کے کان میں یہ آواز آئی۔ کہ آخر منڈہ (لڑکا) کامیاب ہی ہو گیا۔ اس جنگ نے چھوٹوں کو بڑا کیا اور بڑوں کو چھوٹا کیا۔ اور واقعی مقام خوف تھا۔ ہمارا خلیفہ آپ کے حضرت امیر کی طرح بزدل نہیں۔ کہ جو قادیان دارالامان میں ایک فرضی خوف محسوس کر کے یوں بھاگ نکلے۔ جس کا نقشہ آیت قرآنیہ میں یوں ہے کانہم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ۔ وہ جن بھاگا تو کس کے ڈر سے۔ کہ جیسے بھاگتا تھا جن عمر سے۔ آپ کی بزدلی کا دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ ۱۹۲۰ء میں جب پشاور تشریف لائے تھے۔ تو ان کے واسطے ٹھنڈا پانی لانے کے واسطے ایک شخص غیر احمدیوں کی مسجد میں گیا۔ جس پر غیر احمدیوں سے خونریز لڑائی ہوئی جب آپ کے شیر قالین حضرت امیر نے دیکھا۔ کہ ان کے رفقاء جنگ میں مبتلا ہو گئے۔ اور خون میں غلطاں ہیں۔ تو وہ بھی اپنے خسر جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لیکر روپوش ہوئے۔ اور سیدھے ریلوے اسٹیشن کو بھاگ نکلے۔ اور کیمبل پور جا کر دم لیا۔ اب ذرا تاریخ صحابہ کرام اٹھا کر دیکھو اور اسمیں کوئی نظیر تلاش کرو کہ جب ایک قوم مخالفوں سے برسر جنگ ہو۔ تو امیر قوم یوں دم دبا کر بھاگ نکلے۔ کہ رفقاء ڈھونڈنے بھی نہ پائیں۔ مگر ہمارا خلیفہ وہ جوان مرد انسان ہے۔ کہ جسکو خدا کے رسول نے اولوالعزم قرار دیا۔ اور جبکہ متواتر کئی سال ہزاروں کی تعداد میں غیر احمدی بظاہر قادیان میں جلسہ کرنے اور پوشیدہ طور پر فساد کرنیکے لئے آئے۔ تو یہ اس کا حسن انتظام جرأت اور دلیری تھی کہ وہ ہر سال ناکام لوٹے۔ اور اس سال تو ثناء اللہ بھی کچھ ایسے اوسان باختہ ہو کر راتوں رات بھاگے کہ بٹالہ میں ہی دم لیا۔

(۱۴) اگر اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے کیوں اس سفر میں ایک اونٹ کرایہ پر نہ لیا۔ جس پر سوار ہو کر لندن جاتے اور ایک شخص مہار تھامنے کیلئے ساتھ ہوتا تاکہ سنت فاروقیہ پر عمل کرتے۔ تو بیشک ہمارے خلیفہ کے زمانہ میں سریع الحرکت بمبئی میل اور سٹیمر موجود تھے۔ شتر سواری کو قرآن شریف نے واذا العشار عطلت۔ اور حدیث۔ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا کی پیشگوئی بیکار کر رہا تھا۔ اسواسطے اس سنت پر عمل نہ کیا۔ مگر اسوقت ایک اچھا اور عمدہ موقع موجود ہے۔ کہ جناب خواجہ کمال الدین کے لئے آپکی مجلس شوریٰ کے منتخب کردہ تین خلفاء میں سے ایک ثالث ثلثہ میاں نمبر کی چھاؤنی سے ایک اونٹ خرید لیں۔ اور جناب خواجہ عنقریب بغرض تبلیغ اسلام لندن جانے والے ہیں۔ اس اونٹ پر سوار کریں اور اونٹ کی مہار تھامے۔ اور سنت فاروقیہ

پر عمل کر کے نمونہ دکھائے۔ اور صحرائے ملتان و سندہ و بلوچستان و کرمان و وسط ایران سے ہوتے ہوئے براہ طہران اور بغداد و انگورا قسطنطنیہ برلن پیرس ہوتے ہوئے لندن تشریف لے جاویں تاکہ آپ لوگ خود اس پر عمل کر سکیں جو دوسروں کے لئے بغرض عمل پیش کرتے ہو۔ ورنہ جناب خانصاحب غلام رسول صاحب کو پھر ایک جلسہ کر کے یہ کہنے کی تکلیف گوارہ کرنی پڑیگی۔ کہ منافق وہ ہوتا ہے۔ کہ جو لم تقولون ما لا تفعلون۔ کے خلاف جو بات کہتا ہے اس پر خود عمل نہیں کرتا۔

(۱۵) رہا حضرت خلیفۃ المسیح کے ازواج کی صحت اور امور خانہ داری کو اخبار میں زیر بحث لانا۔ یہ آپ کے پرلے درجہ کمینہ پن اور سفاہت پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس شخص کو آپ اپنا امام کہتے ہیں۔ اس کی اولاد اور خاندان کے گھر کے حالات پر تمسخر اڑاتے ہیں۔ محض اس غرض کیلئے جناب ڈاکٹر سید احمد حسین شاہ صاحب آپ کے خوان دعوت پر نوی سے مدعو کریں کیونکہ اس شخص نے سب سے قبل تم میں اپنے امام کے خاندان برکات جیسی اور مطاعن کا دروازہ کھولا۔ اور خلیفۃ المسیح کے نکاح ثانی پر زبان طعن درازی کی۔ اور آپ کے لئے راستہ کھولا بھی بداخلاق اور بدزبان شخص ہے۔

اگر آپ لوگوں سے ایسے امور کا شکوہ و شکایت کیجائے۔ تو کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ جیسا کہ ہمارا امام حضرت مسیح موعود ذوالبروزین تھا۔ ویسے ہی ان سے خارج شدہ لوگ بھی بایں کہ ذوالبروزین ہوں۔ پس اگر انکار خلافت اور اصحاب المسیح کو برا کہنے میں روافض کا بروز سمجھا جاوے۔ تو خاندان نبوت میں یقیناً آپ خوارج کے مظہر کامل ہیں۔ پس جو طرز عمل آپ کے اسلاف نے اختیار کیا تھا۔ اگر وہی طرز عمل آپ سے جو ان کے اخلاف ہیں کلیتاً اختیار کریں گے۔ تو یہ آپ سے چنداں بعید نہ تھا۔

اگر در خانہ کس است بایں قدر بس است

آپ کا قدیمی سرکوب خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی پشاور

گرو اور چیلا

ناظرین کو معلوم ہے کہ پنڈت لیکھرام سوامی دیانند کے خاص الخاص جان نثار چیلے تھے۔ اور سوامی صاحب سے دوسرے مذاہب پر بغیر تحقیق و تفتیش کے لایعنی اعتراض کرنے میں کچھ کم نہ تھے۔ اور اسمیں شک نہیں کہ دونوں اسلام کے سخت ترین دشمن اور انبیاء اور صالحین کی ہتک کرنے اور انپر ناپاک حملہ کرنے میں نہایت بے باک تھے۔ دونوں نے قرآن مجید کی آیات پر تمسخر اڑایا۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی آیات سے ٹھٹھا کرنا بیوقوفوں اور جاہلوں کا کام ہے۔ آج ہم قرآن مجید کی اس صداقت کو گرو اور چیلے کی تحریرات سے ثابت کرتے ہیں۔

گرو کا فتویٰ چیلے کی نسبت،

(۱) پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک اشتہار کے جواب میں لکھتا ہے۔

میں نے جو فضل و احسان کیا سب آریوں پر کیا ہے۔ دروغگو تھا

انہیں کو الہامات اور غیب کی خبروں سے اطلاع دی ہے - اور سب فرقے جھوٹے مدعی ہیں،، (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۹)

(۱) سوامی صاحب ایسے قائل کے متعلق فرماتے ہیں -

"بھلا وہ خدا عادل اور انصاف پسند کیونکر ہو سکتا ہے جو دوسرے مذہبوں کو کہ جنکے ہزاروں کروڑوں معتقد ہیں - بالکل باطل بتائے - اور اپنے مذہب کو سچا ظاہر کرے - اس سے بڑھکر اور کون متعصب ہو سکتا ہے - کسی مذہب میں سارے آدمی بڑے یا بھلے نہیں ہو سکتے - یکطرفہ ڈگری دینا اول درجہ کی حماقت ہے - کیا توریت و زبور کا دین جو کہ ان کا تھا باطل ہو گیا - یا وہ کسی اور مذہب کے پیرو تھے جسے باطل بنا یا ہے،، ستیارتھ پرکاش صفحہ ۷۴۷

سوامی صاحب کے نزدیک یکطرفہ ڈگری دینے والا متعصب اور اول درجہ کا احمق ہے - ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے جو نتیجہ نکلتا ہے - وہ ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں -

چیلے کا فتوےٰ گرو کی نسبت

(۱) سوامی صاحب قرآن مجید کی آیت فأتوا بسورة من مثله پر تمسخر آمیز لہجہ میں بطور اعتراض لکھتے ہیں -

"بھلا یہ کوئی بات ہے - کہ قرآن کی سورتوں سی اور سورت نہ بن سکے کیا اکبر بادشاہ کے وقت مولوی فیضی نے ایک بے نقط قرآن نہیں بنالیا تھا،، (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۷)

(۲) ایسے قائل کے متعلق پنڈت لیکھرام کا فتویٰ ملاحظہ ہو -

"برہمنوں کی نسبت الہامی ہونے کا دعوےٰ ایسا ہی بے بنیاد ہے - جیسا کہ فیضی کی بے نقط کتاب مواردالکلام کو فیضی کا قرآن جاننا حالانکہ چند بیہودہ جہلا کے کوئی عالم اس کا قائل نہیں - بعینہٖ وہی حال برہمنوں کا ہے - وہ خود ویدوں کی تفسیر کہلاتے ہیں - اور ایک جگہ نہیں بلکہ صدہا جگہ قائل مگر خود غرض لوگ انہیں خدانخواستہ وید بناتے ہیں جو سراپا محال ہے - (کلیات آریہ مسافر حاشیہ صفحہ ۲۶۵)

نتیجہ ظاہر ہے - ہر ایک نے بدلہ لے لیا ہے - کسی نے خوب کہا ہے

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

شمس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ

جہازی چٹھی یا حجازی چٹھی

(بمبئی سے عدن تک کے حالات)

جماعت کے وہ لوگ جو اس وقت ساحل سمندر پر تھے - خصوصاً اور تمام جماعت مبارکباد کے قابل ہے - کہ اس کے حق میں حضرت امام نے اس وقت خاص طور پر دعا کی - وہ دعا معمولی دعا نہ تھی بلکہ اس دعا میں وہ جوش وہ کرب اور اضطراب ملا ہوا تھا - جو قبول ہونے والی دعا کے اجزا لازمہ ہیں ؛

آپ دیر تک دعا کرتے رہے - دعا کے بعد ایک اور عالم آپ پر طاری ہوا - جہاز کی حرکت کے ساتھ جماعت کے لوگ جدہر سے قریب ہوتے آپ دوڑکر ادہر ہوتے اور اپنے قریب پاکر پھر دعا کرتے - آپ کا اسوقت ادھر سے ادہر اور ادہر سے ادھر دوڑنا ایک کیفیت پیدا کرتا تھا - ماں کی محبت میں بیشک ایسے جذبات کا اثر ہو سکتا ہے وہ ماں جو اپنے بچے سے الگ ہو - اور اس کے اور اس کے بچہ کے درمیان کوئی چیز ایسی حائل ہو جاوے - جو اس تک پہنچنے نہ دے - اسی کیفیت کا اندازہ کرو - جہاز کی حرکت کے ساتھ آپ ادہر سے ادہر ہوتے تھے - اور قلبی برقیت کے ساتھ حاضرین پر اثر ڈال رہے تھے - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ ساحل پر کھڑے ہوئے احباب بھی اس حرکت کے ساتھ ادہر سے ادھر ہونے لگے ؛

ایک حقایق سے ناشناس اس کو محض عقیدت کا نتیجہ کہے گا - مگر میں ایک یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں - کہ کوئی چیز اندر ہی اندر حرکت دی جاتی تھی - ساحل کے احباب دوڑتے ہوئے دوسری گودی پر آرہے تھے - ان کی بے اختیاری اس کیفیت کو ظاہر کرتی تھی - کہ وہ خود نہیں بلکہ کھچے چلے آرہے تھے -

محبت کے جذب و کشش کی اس زبردست قوت کو ہر شخص سمجھ بھی نہیں سکتا - آخر جہاز نے ہمکو دوستوں کی اور دوستوں کو ہماری نظروں سے تو غائب کر دیا - مگر اس کیفیت کے اثر دماغ اور دل پر مستولی تھے - اور ان اثرات نے باوجود جسمانی بعد کے انہیں اور بھی قریب کر دیا - اس وقت حضرت نے فرمایا - ایک چھوٹی سی لاسلکی ہوتی جس سے میں السلام علیکم کہتا - اور جماعت والے اس سے وعلیکم السلام کہتے ؛

بے شک اسوقت حضرت امام کے پاس وہ لاسلکی نہ تھی - جو مارکونی نے ایجاد کی ہے - مگر وہ لاسلکی ہے اور رہے گی - جو دل را بدل رہیست کی مصداق ہے - حضرت کا یہ ارشاد یقیناً ہر قلب پر اپنا اثر اور پرتو ڈال رہا تھا - اور السلام علیکم کا تبادلہ کر رہا تھا - میں ہر اس دوست سے پوچھتا ہوں - جو اس چٹھی کو پڑھ رہا ہے - کہ کیا اس کا قلب حضرت امام کے السلام علیکم کی صدا کو محسوس نہیں ؛

لاسلکی ہو یا نہ ہو - آواز آئے یا نہ آئے - تاثیری کیفیت پیدا ہو یا نہ ہو - مگر یہ خواہش کسی چیز کا اظہار کرتی ہے - کہ وہ اپنی جماعت کا کسقدر متمنی اور دلدادہ ہے - اور یہی وہ چیز ہے - جو جماعت کی زندگی کے ضروری ہے - کہ اس کے امام کے دل میں اس کے لئے کیا تڑپ اور جذبہ ہے - غرض ان جذبات کے ساتھ ہمارے امام نے جماعت کو خدا حافظ کہا - اور عرب کے پانیوں پر افریقہ نامی جہاز نے حرکت شروع کی ؛

ایک قلی سائل کا واقعہ

میں ایک قلی سائل کے واقعہ کو بھی کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتا حضرت جہاز میں اپنے کیبن (حجرا) میں تشریف لے جا رہے تھے اور خاکسار عرفانی اور خانصاحب ساتھ تھے - ایک قلی برنگ سائل پیش ہوا - اور کچھ مانگا - جہاز کے ایک آفیسر نے جو اس قسم کے خوب واقف ہوتے ہیں - اس کو گردن سے پکڑا اور دھکے مارتا ہوا باہر لایا - حضرت کو اس سلوک نے بے قرار کر دیا اور آپ اس کے پیچھے دوڑے جہاز کے قانون کو مدنظر رکھکر اس افسر کو تو کچھ کہہ نہ سکتے تھے - آگے آگے مارتا ہوا لئے جا رہا تھا - اور پیچھے پیچھے آپ دوڑتے ہوئے چلے جا رہے تھے - اور جب تک اسے جا کر کچھ دے نہ لیا صبر نہیں آیا ؛

صاحب خلق و احسان کی نظیر

اسی واقعہ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کے ایک واقعہ کو یاد دلایا - اور میں عرصہ تک اس سے لطف لے کر اپنے ایمان کو بڑہاتا رہا - حضرت کی وحی میں حضرت خلیفۃ المسیح کیلئے یہ بھی آیا ہے - کہ خلق و احسان میں میرا نظیر ہوگا - اور واقعات نے ہمیشہ اس کی تصدیق کی ہے -

ایک مرتبہ حضرت کے پاس ایک سائل آیا - اور حضرت نے اسے کچھ دینے کا ارادہ فرمایا - مگر گھر جا کر بھول گئے - اور وہ بھی ادہر ادھر غایب ہو گیا - آپ کو بہت تکلیف اور احساس ہوا - اور بار بار اسکی تلاش کے لئے فرماتے - آخر خدا خدا کر کے وہ مل گیا - اور حضرت نے اس کا حصہ اسکو دیدیا - تب آپ کو اطمینان ہوا ؛

جس طرح حضرت کو اس سائل کے لئے بے قراری تھی - آپ کو بھی بے چینی تھی - جب تک اس کو کچھ دے نہیں لیا - دل مطمئن نہیں ہوا - روانگی جہاز کے ساتھ ساحل پر جو سائل موجود تھے - انہیں سے بھی آپ نے کسی کے سوال کو رد نہ فرمایا - جہاز کی حرکت کے ساتھ ساتھ جو جیب میں سے ہاتھ میں آیا پھینکتے گئے ؛

خادم محمود کی یاد

اس اثنا میں مجھ سے یکایک پوچھا کہ کیا محمود کو تار دیدیا - میں نے عرض کیا نہیں - فرمایا دریافت کرو کہ جہاز میں وائرلیس ہے - اگر ہے تو ابھی تار دیا جاوے - مگر بعد میں معلوم ہو گیا کہ پچھ تار منشی عبدالغنی صاحب کو جو ایک زمانہ میں دفتر نظارت دعوت و تبلیغ میں کلرک تھے اور اب مصر ہو کر آئے ہیں دے دیئے ہیں کہ جہاز روانہ ہونے کے بعد دیدیئے انہیں میں آپ کا وہ پیام بھی ہے جو ساحل ہند سے دیا ہے ؛

محمود کی یاد نے میرے قلب میں شکر گذاری اور محبت کے جذبات کو ایک بار اور جنبش دی - کہ جس قوم ایسا آقا اور سردار ملا ہو - اس کے خوش قسمت ہونے میں کیا شبہ ہے - حضرت کی پہلی کیفیت کو خود دیکھ چکا تھا اس آواز نے مجھے بے خود کر دیا - اور میں چیخ مار کر رو پڑا ؛

ساحل سمندر سے پیغام

اس خط کی اشاعت سے پہلے وہ پیغام جو ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء کو بمبئی سے روانگی جہاز کے بعد دیا گیا تھا - جماعت پڑھ چکی ہے - اس کے الفاظ جو درد اور کرب رکھتے ہیں - وہ الفاظ بیان نہیں کر سکتے - جماعت کے لئے جو تڑپ آپ کے دل میں ہے - اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا - اور یہی چیز ہے - کہ جو ہمارے غموں اور کوفتوں کو دور کرتی ہے - کہ ہم اس کی غلامی پر فخر و ناز کرتے ہیں - وہ ہمکو غلامی کے مقام سے اٹھا کر اخوت و خلت کے مقام پر لے جاتا ہے -

اس پیغام کو پڑھو - اور پھر پڑھو - کہ اس میں معرفت کا ایک گہرا راز ہے - اور تمہاری ترقیوں کی ایک کلید ہے - جو دیگئی ہے - خدا کرے کہ ہم میں وہ روح پیدا ہو جائے -

اصل مقصد کی طرف رجوع

میں کدہر چلا گیا ذوق سخن مقصد سے دور لے گیا جہاز کے متحرک ہو جانیکے بعد آپ نے اپنے کیبن کو جا کر دیکھا - اور اس کے قفل وغیرہ کو کھولکر لگا کر خوب سمجھ لیا - پھر دوسرے احباب کے کمروں میں گئے - اور رفقیان ڈیک کی جگہ کو دیکھا - اور اپنے کمرہ میں تشریف لیگئے

اس عرصہ مین جہاز مین طوفانی کیفیت شروع ہو گئی تھی - اور چودہری محمد شریف اور میان شریف احمد صاحب پر جہازی بیماری کا اثر ہو چکا تھا - خود حضرت کو بھی متلی ہوئی - مگر پورے استقلال سے آپ نے اور مسکراتے ہوئے فرمایا - کہ مجھے بھی متلی ہوئی ہے - اس وقت خاکسار عرفانی بھی شریک حباب ہو چکا تھا - غرض یکے بعد دیگرے اثر ہو نیلگا اور سوائے چودہری فتح محمد صاحب اور بھائی عبد الرحمن صاحب کے سب شکار ہوئے - چودہری علی محمد صاحب پر بھی کم اثر ہوا اور پھر تو جو حالت ہوئی - وہ مین بیان نہین کر سکتا - اب تندرست ہو نیکے بعد جو حالات معلوم ہوئے ہین - وہ ہمین بہت قابل رحم بنا دیتے ہین - اور مکری شیخ عبد الرحمن صاحب نے جو نقشہ کھینچا ہے وہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے -

ممکن ہے - بہتون کو ہمارا یہ سفر بہت قابل رشک معلوم ہوتا ہو - اور کیا اس مین شک ہے - کہ قابل رشک تو ہے ہی - کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک عظیم الشان تاریخی سفر مین ہمکو عزت شرکت نصیب ہوئی ہے اور خدا کی رضا کے لئے یہ سفر کیا گیا ہے - لیکن مین جس حیثیت سے کہتا ہون وہ عجائبات سفر کے لحاظ سے ہے - ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے - کہ وہ دنیا کی سیر و سیاحت کر کے ایک لطف اٹھائے - اس حیثیت سے ممکن ہے - بعض کے لئے قابل رشک ہو - لیکن اگر وہ اس منظر کو دیکھے جو ہم نے دیکھا - اور اس حالت مین سے گذرے - جس مین سے ہم گذرے تو یقیناً سعدی کے ہم نوا ہو کر کہے -

سلامت بر کنار است

اس تکلیف اور کرب کے وقت بے اختیار ہمارے منہ سے یہ شعر نکلتا ہے -

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

سمندر کی حالت ایسی متلاطم تھی - کہ کپتان جہاز سے جب دریافت کیا جائے کہ کب عدن پہنچے گا - تو ہاتھ جوڑ کر آسمان کی طرف منہ کر کے کہدیتا خدا ہی جانتا ہے - خطرہ عظیم تھا - مگر باوجود اس خطرہ کے اور باوجود اس حالت کے ہم نہین جانتے کہ وہ کیا چیز تھی - جس نے دلون پر ایک سکینت طاری کر رکھی تھی - اور حضرت کی معیت کا پرتو تھا - غرض ہم تو بے دست و پا پڑے رہے - اور یہانتک کہ اپنے قیام سے اٹھ کر پیشاب کو بھی نہ جا سکتے تھے - ان ایام علالت و مجاہدہ جہازی مین بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی چودہری فتح محمد صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب - اور چودہری علی محمد صاحب کی ہمدردی اور خدمتگذاری ایک گہرا نقش قلب پر چھوڑ رہی ہے - اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے - انہون نے اپنے آرامون کو قربان کر کے ہم کو آرام پہنچایا - ان کی اس ہمدردی سے بھی بالاتر ایک چیز تھی - اور دراصل اسی کا رنگ اور اثر تھا - کہ ایسے غمگسار پیدا کر دیئے - ورنہ جہاز کی تو یہ حالت تھی کہ بالکل نفسی نفسی کا معاملہ ہر جگہ نظر آتا تھا - یہ خود ایثاری کی روح اسی جماعت کے افراد مین نمایان تھی - اور وہ خود حضرت کی ہمدردی تھی - آپ فرداً فرداً ہر ایک کی عیادت فرماتے - اور ہر طرح تسلی و اطمینان دلاتے تھے - اور یہی ایک چیز تھی - جو اسباب کے ماتحت ہمین زندہ کئے ہوئے تھی - ورنہ ہم مین اور مردون مین بظاہر کوئی فرق سانس چلنے کے سوا نہ تھا - اور دن بدن حالت خراب ہوتی گئی - اسی حالت کی اطلاع بذریعہ تار قادیان بھیجی گئی - سمندر کی طوفانی حالت ایسی مخدوش تھی - کہ جہاز کی رفتار بہت ہی کم کر دینی پڑی - اور عدن جہاز جو ایسے طوفانی موسمون کا عادی اور خوگر ہوتا ہے - اور زبان حال سے کہتا ہے -

ترا ہست بط را ز طوفان چہ باک

وہ بھی بیمار ہو گیا - اور جہاز والون کو ضرورت پیش آئی - کہ خواستگار مدد ہون - حضرت کے منشاء کے ماتحت بھائی جی نے عزم کر لیا تھا کہ مدد کر بن گے - مگر خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤن کو سنا اور طوفانی کیفیت سکونی حالت سے مبدل ہونے لگی - اس عرصہ مین حضرت پر جہازی بیماری کے اثر کے ساتھ سردرد اور بخار کا بھی حملہ ہوا - گلے کی بھی شکایت تھی - مگر آپ اپنی تکالیف کو بھولے ہوئے تھے - اور اپنے خدام ہی کی فکر مین تھے - اس عرصہ مین آپ نے رفقاء سفر اور جماعت کے لئے بہت دعائین کی ہین - اب طوفانی کیفیت تبدیل ہو نیکے بعد ہم کو ہوش آیا ہے - اس عرصہ مین حضرت نے باجماعت نماز کا التزام رکھا - ہم کو بھی کل سے یہ دولت نصیب ہو رہی ہے -

حضرت کے مشاغل جہاز مین

جہاز مین سب سے بڑا شغل تو خدام کی علالت اور اپنی ناسازی طبیعت کے باوجود دوسرون کی ہمدردی اور تسلی کا تھا - جب بھی موقعہ ملتا خدام مین آ بیٹھتے - اور کبھی کبھی احباب کا دل بہلانے کے لئے اور غم غلط کرنے کے لئے - بعض نظمون کو سنتے - جو حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب (سابق مولوی رحیم بخش) اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سناتے - اور کبھی کبھی حضرت خانصاحب بھی حصہ لیتے - ان نظمون مین حضرت میر ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب کی نظم کو بہت قبولیت حاصل ہوئی ہے - بار بار یہ نظم پڑھی گئی ہے - حقیقت مین اس نظم کا پڑھنا یا سنا محض اس لئے ہے کہ تا جماعت کے جذبات قلبی کی یاد تازہ ہو کر محرک دعا ہوتی ہے - اس کے بعد پھر آپ کی نظم پڑھی جاتی ہے - اور جو سوز و کیف وہ پیدا کرتی ہے - اس کو ہم جانتے ہین - اور محسوس کرتے ہین - قادیان کی محبت اور اس کے لئے کشش کا ایک زبردست جوش پیدا ہو جاتا ہے - قادیان کے مناظر اور شعائر اللہ کی تصویرین سامنے آجاتی ہین اور یہ امر واقعہ ہے - کہ بعض اوقات آنکھون سے آنسو نکل جاتے ہین - اگر خدا کی رضا کے لئے یہ سفر نہ ہوتا - اور سلسلہ کی اہم ضروریات اور قوم نہین دنیا کی آئندہ نجات کا سوال اس سفر سے وابستہ نہ ہوتا تو اس بلاخیز موسم مین کوئی باہر نہین نکلتا -

یہ سفر ایک جہاد کبیر ہے - اور خدا کی قسم ہم دنیا سے قطع تعلق کر کے اس عزم سے آئے ہین کہ اگر اس راہ مین موت بھی آجائے - تو وہ موت نہین ابدی زندگی ہے - ہمارے سینہ اور قلب پتھر کے نہین ان مین انسانی جذبات اور احساسات ہین - مگر حضرت امام کی اولوالعزمی نے کچھ اور ہی کیفیت پیدا کر دی ہے -

بعض ناحق شناس سمجھتے ہونگے - کہ سفر تفریحی مشغلہ ہے کاش وہ دیکھتے - اور انہین معلوم ہوتا - کہ اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے کیا چیز ہے - جو اس کے قلب کو گھیرے ہوئے ہے - آرام و آسائش کا نام و نشان نہین - کھانے کا کوئی انتظام نہین - سونے کے لئے کوئی اطمینان نہین - مگر یہ سب کچھ خوشگوار ہے - اس لئے کہ حضرت امام ان تکالیف مین ہمارا شریک اور غمگسار ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ عزم احمدیت کے شاندار مستقبل کے لئے ہے - اور آنے والی نسلین اسی بنیاد پر عظیم الشان قصر تیار کرینگی جو پیدا ولوالعزم مغربی قومون کے لئے حلقہ اسلام مین آنے کے لئے رکھ رہا ہے - اور یہی عظیم قصر آئندہ کے لئے قصر امن ہوگا -

الغرض جب آپ کو موقعہ ملتا - تو دعاؤن کے بعد آپ احباب مین آکر بیٹھتے - اور انکو تسلی دیتے اور غمگساری فرماتے - کل ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو آپ نے بہت دیر نشست فرمائی - ظہر و عصر کی نماز کے بعد مغرب و عشاء کی نماز تک بیٹھے رہے - پھر کھانا کھا کر آئے - اور رات کو کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک علمی مجلس منعقد رہی ÷

بعد مغرب ایک لطیف تقریر ایک ہندو کے سوال پر کی - یہ مسٹر جوشی ایک نوجوان ہے - جو مکینیکل انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے جرمنی جا رہا ہے - اس نے دو پونڈ عدن تک دیکر ایک خلاصی کی کیبن صرف سونے کو لی تھی - مگر وہ ان سے ایسا خائف ہوا کہ ہمارے پاس مدد کے لئے آگیا - اور اب ہمارے ہی ساتھ رہتا ہے - کل حضرت نے حقیقی مذہب کی شناخت اور زندہ خدا پر ایمان رکھنے کے صحیح طریق پر بہت لطیف تقریر فرمائی - جسمین فرمایا کہ لوگ خدا کو سماعی طور پر مانتے ہین اور یہ ایسا ایمان نہین ہوتا - کہ دلائل کے سامنے قایم رہ سکے - لیکن جو ایمان معرفت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے - اور دلائل یقینیہ سے نبیون کے ذریعہ سے ملتا ہے - اسے کوئی چیز جنبش نہین دے سکتی - اسی سلسلہ مین آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو پیش کیا - اور حضرت مسیح موعود کے ذریعہ صفات الٰہی کا جو ثبوت دنیا کو دیا گیا ہے مختصراً اس کا ذکر کیا - اور اس کو خدا کی طرف سے ہدایت پانے کی تلقین کی مسٹر جوشی نے بعد مین مجھ سے ذکر کیا - کہ فی الحقیقت مجھے ایک نیا علم ملا ہے ÷

دعا کی فہرست

جن احباب نے حضرت کو رقعہ جات دیئے تھے - ان تمام رقعہ جات کی ایک فہرست بنالی گئی ہے - وہ ایک خاصی کتاب ہو گئی ہے - اس فہرست کے مرتب کرنے مین بھائی جی کی محنت کو دخل ہے - اور یہ کام انہون نے ایسا کیا ہے - کہ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا کر بین - کیے - یہ رقعہ جات جو نام طیار ہوئے ہین - وہ ایک ہزار کے قریب ہین اس کے علاوہ وہ فہرست ہے - جو مولوی عبد المغنی خان صاحب نے مرتب کر کے دی تھی - یہ چندہ دینے والون کی فہرست تھی - اور وہ بھی انہون نے دعا کے لئے دی ہے - حضرت نے بمبئی مین احباب کو خاص طور پر بھی ارشاد فرمایا تھا - کہ جنہون نے ابھی رقعہ نہ دیا ہو - وہ دیدین - غرض دعا کی یہ فہرست بھی ایک تاریخی فہرست ہو گئی ہے رفقائے سفر بھی اپنی جگہ بھی اپنے مخلص احباب کے لئے رقعہ ملنے پر دعاؤن مین مصروف ہین ÷

حجازی کنارہ

جون جون ہم عدن کے قریب آرہے ہین - طبیعت مین ایک امنگ اور ولولہ پیدا ہوتا جاتا ہے - اندر ہی اندر کوئی کھینچ تی ہے - ان ایام مین مدینہ کا سفر کا بھی کئی دفعہ زیر بحث آیا ہے - خود حضرت کے دل مین اس کے لئے زبردست کشش اور جذب ہے - اور اب وہ یہان سے نہین بلکہ قادیان سے ہی پیدا شدہ ہے - صرف وقت کا سوال ہے - خدا کے فضل سے ہم امید رکھتے ہین - کہ سرکار مدینہ کی جناب مین حاضری کا شرف عطا ہو ÷

اوم کا جھنڈہ گاڑنیوالے کا حشر

غالباً چودہ برس پہلے کی بات ہے - پنڈت

رام بھجدت چودہری جو آریہ سماج کے بہت بڑے سرگرم رکن اور پرتی ندہی سبھا پنجاب کے صدر تھے انگلستان گئے جب وہ اس سرزمین میں گذرے جس میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ تو انہوں نے عدن سے گذرتے ہوئے۔ کہا کہ میں چاہتا ہوں۔ مکہ معظمہ کی دیواروں پر اوم کا جھنڈا گاڑ دوں۔ اسوقت ان کے فقرہ کو پڑھ کر دل پر چوٹ لگی تھی میں جانتا اور یقین کرتا تھا۔ کہ مکہ معظمہ الباطل راہ نہیں پا سکتا مگر اس کے اس ارادہ کو اسوقت اخبار کے ذریعہ پڑہا۔ اور آج میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ اس کے خاندان کا ایک نور چشم شیخ عبدالرحمٰن قادیانی کنجروڑی انہی پانیوں پر سے گذرتے ہوئے۔ اللھم صل علیٰ محمدؐ۔ پڑہتا ہے۔ اور شوق سے بہری ہوئی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ کاش رام بھجدت صاحب آج زندہ ہوتے۔ اور ان کو معلوم ہوتا۔ کہ ان کی برادری کے ۳۵ آدمی قادیان میں مکہ معظمہ کے خدا کے پرستار ہیں۔ اور اپنی عقیدت کا اظہار اپنی عملی حالت سے کر رہے ہیں۔ خدا جو سنتا ہے۔ اور جو ایسے دعووں کو محفوظ رکہتا ہے۔ انشاء اللہ العزیز دکھائے گا۔ کہ مکہ معظمہ سے جو صدا بلند ہوئی تھی۔ وہ قادیان سے گونج کر دت برادری میں اثر پیدا کرے گی۔*

میرے دوستو! میں نے یہ بات اس لئے یاد دلائی ہے۔ کہ تمہارا فرض تمہیں یاد دلا سکوں۔ تمہارے ایک باطل پرست عزیز نے۔ الحق اور توحید کے چشمہ کو گندلا کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اسی چشمہ سے تم نے آب حیات پیا ہے۔ اب اٹھو اور اس سے باقی برادری کو سیراب کردو*

آج حضرت کیا کر رہے ہیں

رات کے ۲ بجے تک حضرت نہیں سو سکے اور صبح اٹھ کر خطوط لکھنے میں مصروف ہوئے ہیں۔ کیونکہ جہاز رات کے ۳ بجے عدن پہنچے گا۔ معلوم ہوا کہ ۴۲ لفافہ لکھ چکے ہیں۔ اور ابھی اور لکھنے باقی ہیں۔ ہمارے ۔۔ جن کے نام وہ خطوط ہیں۔ اس کثرت کار اور رات کی بیداری کی وجہ سے کچھ حرارت بھی ہو گئی۔ مگر ایک عزم ہے نہ تھکنے والا۔ اور ایک دل ہے نہ رکنے والا۔ کل شام کو جب درس ارتقریر فرمائی۔ تو فرمایا آج بھوک لگی ہے۔ کیونکہ کچھ کام کرنے کا موقعہ ملا*

قادیان سے محبت

میں پہلے بھی آپ کی نظم کے حوالے لکھ چکا ہوں۔ کہ قادیان سے محبت کا ۔۔۔ جذب آپ کے اندر ہے۔ اور وہ محض اس لیے ہے کہ خدا نے قادیان کو اپنے واسطے چن لیا ہے۔ اس محبت کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے۔ احباب کو جو تعلق اور رنگ اپنے عمل میں قادیان سے محبت کا پیدا کرنا چاہئے۔ وہ ظاہر ہے حقیقت میں قادیان سے محبت ترقی ایمان کے لئے ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس کے متعلق یہاں تک فرمایا۔ کہ جو شخص قادیان میں ہجرت نہیں کرتا۔ یا کم از کم ہجرت کا خیال نہیں رکھتا اس کا ایمان خطرہ میں ہے۔ پس قادیان محبت ہماری ایمانی ترقی کا کیوں موجب نہ ہو*

جہاز کے متعلق کچھ

ممکن ہے بعض احباب اس کے بھی خواہشمند ہوں کہ میں جہاز کے متعلق کچھ حالات لکھوں۔ مگر میں جو کل بیماری کے بستر سے اٹھا ہوں۔ نہ تو ان جزئیات کی طرف جانا چاہتا ہوں۔ اور نہ اس کی ضرورت اس خط میں محسوس کرتا ہوں۔

مختصر یہ ہے۔ کہ جہاز جس پر ہم سفر کر رہے ہیں۔ اس کا نام افریقہ ہے۔ اٹالین کمپنی کا جہاز ہے۔ اور سب ملازمین اٹالی ہیں۔ ایک دو گوا کے ہندوستانی ہیں۔ جو اپنی مصیبت پر نالاں ہیں افسران جہاز کا سلوک ہمارے ساتھ بہت ہی اچھا ہے۔ جہاز ۲۰۹۴ ٹن کا ہے ۱۹۰۲ء میں تیار ہوا تھا۔ گویا ۲۲ برس سے سمندر میں چلتا ہے۔ جس کپتان کے سپرد ہے۔ اس کا ۲۵ سال کا سمندری تجربہ ہے جہاز کے ملاح ۱۰۹ ہیں اور اس کے علاوہ ۲۰ آفیسر ہیں۔ کل مسافر اس جہاز پر ۷۳ ہیں جن میں سے ۲۶ درجہ اول کے ۲۷ درجہ دوم کے اور ۲۰ ڈیک کے ہیں۔ جہاز کا انجن ۴۵۰۰ ہارس پاور کا ہے۔ اور اسوقت بارہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہا ہے۔ جہاز میں ہر قسم کی آسائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور اس کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ تمام کارکن فرض شناس اور پابند اوقات ہیں۔ برف جہاز میں تیار ہوتی ہے۔ اور میٹھا پانی سمندر سے بنایا جاتا ہے پھلوں کو تازہ رکھنے کا انتظام ہے۔ دھوبی کپڑے دھونے کے لئے موجود ہے۔ انگریز مسافر کھیل کود کا بھی لطف اٹھاتے ہیں۔ اور سینما بھی ہے۔ جو بعد شام انہی مسافروں کی تفریح کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اس جہاز میں سب سے عجب چیز ہم ہیں۔ جہاز کے مسافر اور جہاز والے حیرت سے حضرت کی شخصیت کو دیکھتے ہیں*

جہاز میں سب سے بڑا آدمی

میں جہاز کے ایک عہدہ دار کے پاس سند رجسٹری کی انفرمیشن کے لئے گیا۔ اور میں نے اس سے انٹرویو کیا۔ میرے سوالات کے سلسلہ میں ایک سوال یہ تھا۔ کہ اس جہاز میں سب سے بڑا آدمی کون ہے۔ وہ میرے سوال کو سمجھا نہیں۔ میں نے اسکو آخر سمجھایا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ ایک انڈین فرسٹ کلاس مسافر ہے۔ میں نے کہا اس کا نام لکھدو۔ تو اس نے کہا کیبن نمبر ۱۲ میں ہے اس کا نام ہے۔

M B Mahmud Ahmad -

اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ۔ میں اسی پارٹی کا آدمی ہوں۔ جہاز میں فرسٹ کلاس کے ۲۶ آدمی ہیں۔ اور اپنے عہدوں کے لحاظ سے بعض بڑے آدمی ہو سکتے ہیں۔ مگر حقیقت میں بڑائی کا معیار یہ نہیں ہے۔ جو دنیا سمجھتی ہے۔ سب سے بڑی شخصیت فی الحقیقت حضرت خلیفۃ المسیح کی ہی ہے۔ اور اٹالین افسروں کی فطرت کا اظہار ہے۔ کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ سب سے بڑا آدمی یہی ہے*

جہازی خورد و نوش کے تکالیف

کھانے پینے کے بعض عجیب تکالیف پیش آتے ہیں۔ ایک ہندو مسافر ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ میرے پاس صرف سبزی لاؤ۔ جب وہ کھانے کو بیٹھے تو نوکران کے سامنے کھانا لایا۔ جس میں گائے کا گوشت کچھ آلو کچھ ساگ اور سبزی تھی۔ ہندو مسافر نے کہا۔ کہ میں گوشت نہیں کھاتا۔ نوکر نے کہا کہ اچھا اس میں سے سبزی لیلو اس نے کہا کہ نہیں۔ خالی سبزی لاؤ۔ وہ رکابی لیکر چلا گیا۔ اور اس میں سے بوٹیاں نکال کر لے آیا۔ اور ہمارے ہندو دوست نے اسے کھا لیا۔ حقیقت میں یہاں اس کا امتیاز بہت مشکل ہے*

ہندو مسلم اتحاد اور گاؤکشی

ہندوستان میں گاؤکشی ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مشکل سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے ہندو دوست ہوٹلوں یا جہازوں میں اس سے نفرت رکھتے ہوئے بھی اسی میز پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ جس پر گائے کا گوشت موجود ہوتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہندوستان میں وہ اس رواداری سے کام نہیں لیتے۔ اگر اس قسم کے اعتراضات چھوڑ دیئے جاویں۔ تو یقیناً باہمی منافرت اس نقطہ خیال سے دور ہو سکتی ہے۔ ایک مسلمان اگر گائے کھاتا ہے۔ تو ہندو کو اعتراض کرنے کا اسپر کوئی حق نہ ہو۔ اور ایک ہندو اگر خنزیر کھا رہا ہو یا جھٹکا کھاتا ہے۔ تو مسلمان اسے حرام سمجھتا ہوا بھی اس میں مداخلت نہ کرے*

حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کے خدام کا فوٹو تختۂ جہاز پر

جہاز کے ڈاکٹر کو جو ایک اٹالین صاحب تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کی پارٹی کے فوٹو کا بہت شوق تھا۔ اور آج وہ کامیاب ہو گیا۔ اس نے پہلے حضرت اقدس کا فوٹو لیا۔ اور پھر آپ کا معہ پارٹی کے۔ اور بہت ہی خوش ہوا۔ کہ اس نے کوئی نعمت غیر مترقبہ حاصل کی ہے۔ اور اس میں کوئی کلام بھی نہیں*

تہذیب اور جہالت کے نظارے

ایک طرف یورپ کی تہذیب اور ایٹیکیٹ ہے۔ اسے جب انسان دیکھتا ہے۔ تو ایک دفعہ اسے حیرت ہوتی ہے۔ کہ کن آداب کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ دوسری طرف ان کی جہالت کو دیکھیں تو حیرت ہوتی ہے۔ بالکل برہنہ نہانے لگتے ہیں۔ اور ذرا بھی شرم وحیا نہیں ہوتی۔ افریقہ کے وحشیوں اور ان تہذیب کے پتلوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا*

کام کی مشکلات

ان حالات کو دیکھتے ہوئے جب ہم اپنے کام کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت مشکل اور کٹھن ہے۔ اور بہت سی قربانیوں کو چاہتا ہے۔ ایک طرف ان کے تمدن کی اصلاح ہمارے زیر نظر ہوگی۔ جس عیش وعشرت کے وہ دلدادہ ہیں ان کی زندگی کی افتاد جس رنگ میں پڑ گئی ہے۔ اس میں تبدیلی اور اصلاح بجائے خود ایک مشکل مرحلہ ہے۔ دوسری طرف بعض وہ امور جو وحشیانہ زندگی سے مناسبت رکھتے ہیں ان کو تبدیل کرنا ہے۔ صدیوں کی رسم وعادت کو ان سے چھڑانا ہے۔ یہ آسان کام نہیں ہے۔ وہ عرب میں اسلام کو پھیل جانا بھی تعجب کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ یہ آسان کام ہے۔ اور اس میں کمال نبوت حضرت مسیح موعود نے اس کا نقشہ خوب کھینچا ہے۔

کہتے ہین یورپ کے نادان یہ نبی کامل نہین
وحشیون مین دین کو پہیلانا یہ کیا مشکل تہا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے ایک معجزہ
معنی راز نبوت ہے اسی سے آشکار

مگر اب جو حالت دنیا کی ہو چکی ہے۔ اس کی صورت اور ہے۔ وہ جہالت کو اعلیٰ درجہ کی تہذیب و شائستگی سمجھتے ہین۔ اور ایسی سلسلہ ہی کا کام انشاء اللہ ہو گا۔ کہ پہر ان کو با خدا انسان بنادے اس مقصد کو لے کر اس طوفانی موسم اور تلاطم خیز سمندر مین حضرت خلیفۃ المسیح نے باوجود اپنی صحت کی عام کمزوری کے اس سفر کا ارادہ کیا ہے۔ جس کے حالات مختصر مینے لکھے ہین۔ اگر تم خود ان لوگون کے حالات کا مطالعہ کرو۔ تو معلوم ہو۔ کہ کام کتنا مشکل اور کسقدر قربانی کا مطالبہ کرتا ہے خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ اس اولوالعزم کے ہاتہہ پر وہ پیشگوئیان پوری ہون۔ جن کا وعدہ اسنے اپنے مرسل مسیح موعود سے کیا ہے۔

میرے دوستو! ہم نے اپنی محبوب ترین شئے کو جو خدا کے لئے ہمین سب سے پیاری ہے۔ اس خطرناک موسم مین قادیان سے باہر بہیجا ہے۔ اب تم خود اپنی ذمہ داریون کا احساس کرو۔

اور جیسا کہ حضرت امام نے فرمایا ہے۔ دعائین کرو۔ اور بڑی بڑی قربانیون کے لئے تیار رہو جاؤ۔ یہ سفر جس عظیم الشان مقصد کا پیش خیمہ ہے۔ وہ تم سے بہت بڑے فدیہ کا مطالبہ کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فتح اسلام مین لکھا ہے۔ کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے۔ وہ کیا ہمارا اسی راہ مین مرنا۔ پس فتح اسلام کے لئے جب تک ہم مین سے ہر ایک اس فدیہ کے لئے تیار نہین ہو گا۔ ہم مقصد سے دور رہین گے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔

(خادم عرفانی از عدن ۲۲/۷/۲۴)

نوٹ۔ مین نے اس چٹھی کو جہازی یا حجازی چٹھی لکھا ہے۔ اس لئے کہ جہاز سے لکھہ رہا ہون۔ اور اس لئے کہ حجاز کے پانیون پر سے گذرتے ہوئے جہاز سے لکھہ رہا ہون اسوقت مغرب کی نماز کی طیاری ہے۔ اور حضرت خط لکھہ رہے ہین۔

کوکب ہند جواب دے

(۱) باب بعد دعوے مہدویت کتنے برس زندہ رہا۔ اس کا ثبوت مع تاریخی حوالجات تحریر کرین۔

(۲) کہ جو کہا جاتا ہے کہ باب کے ساتہہ ۱۳ آدمی تھے (کوکب ہند ۱۹ اگست ۱۹۲۴ء) ان کے اسماء اور جائے سکونت تحریر کرین۔

(۳) کیا باب کا نام محمد تہا یا علی محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللہ تہا یا کچھہ اور۔

(۴) کیا ان پر جبرئیل کا نزول ہوا تہا۔ اگر ہوا تہا تو اسکا ثبوت۔

(۵) کیا باب نے احادیث مہدی کو اپنے اوپر چسپان کیا تہا اگر کیا ہے تو کس کتاب مین۔

(۶) کیا آپ خدا تعالیٰ کی قسم کہا کر تحریر کر سکتے ہین کہ مقالہ شخصے سیاح کا لکہنے والا عبد البہا نہین ہے یا اس کا اس کتاب کے لکہنے مین کوئی دخل نہین۔

(۷) کیا کتاب البیان خدا تعالیٰ کی طرف سے باب پر بذریعہ الہام فارسی مین نازل کیگئی ہے یا اس نے خود لکہی۔

(۸) آپ البیان کو دوبارہ شایع کیون نہین کروا لے۔ کیا آپ ایک نسخہ البیان کا قیمتاً دے سکتے ہین۔

(۹) کیا آیت۔ جاء ربک والملک صفا صفا مین رب سے مراد بہاء اللہ ہے۔ یا کچھہ اور۔

(۱۰) مسیح ناصری کے منکرین و مکذبین تو کافر تھے۔ باب و بہاء کے منکرین و مکذبین کو آپ کیا سمجھتے ہین۔

شمس

ریویو

انگریزی مین جواب مضمون و خطوط نویسی

جس طریق پر ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے نے انگریزی ترجمہ مین ایک نہایت مفید رسالہ شایع کیا ہے۔ چوبیس ہزار تک شایع ہو چکا اسیطرح ماسٹر صاحب موصوف نے انگریزی جواب مضمون اور خطوط نویسی پر دو رسائل لکہے حصہ اول مڈل کے طلباء کے لئے۔ اور دوم ہائی اور کالج کے طلباء کے لئے چہاپا ہے۔ کمپوزیشن پر مشکل کتابین بہت ہین جن سے لڑکے فائدہ نہین اٹہا سکتے۔ یہ رسالے نہایت سلیس اور آسان عبارت مین ہین۔ جنہیں طلباء اور پرائیوٹ سٹڈی کرنے والے بغیر امداد کے خود بخود سمجہکر فائدہ اٹہا سکتے ہین۔ کیونکہ ان مین ہر قسم کے جواب مضمون اور عرائض و خطوط مع مفصل ہدایات درج ہین۔ ان کی مدد سے طالبعلم ترتیب وار جتنا لمبا چاہے جواب مضمون لکہہ سکتا ہے۔

کمپوزیشن حصہ اول ۶/ حصہ دوم ۱۰/ ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے قادیان۔

تاجران کتب لاہور سے بہی یہ رسائل مل سکتے ہین

گل محمد خان آف زیدہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا سفر یورپ

تار آمدہ براستہ اسکندریہ

(حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ذیل کا برقی پیغام بنام مولوی شیر علی صاحب)

"۱۳ اگست ۸ بجے صبح کو وہاں سے چلا اور ۱۴ تاریخ کو ۴ بجے شام ٹبالہ پہنچا۔"

آج ہم یورپ کو روانہ ہو گئے۔

(خلیفۃ المسیح ثانی)

حضرت خلیفۃ المسیح کے مخلص خادمِ اسلام کیبلئے پر اپنا رسفر ولایت کیمتعلق

پیغام صلح کے کمینہ حملون پر

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے اظہار نفرت وملامت

جماعت احمدیہ لدہیانہ کی آواز

آج ۸ اگست ۱۹۲۴ء بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ لدہیانہ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے ہین۔

(۱) لاہور کے اخبار "پیغام صلح" نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے متعلق حضرت ممدوح کی ذات والا صفات پر جو قابل شرم اور لغو اعتراضات اور ناپاک اتہامات لگاکر۔ تمام احمدیہ کی دل آزاری کی ہے۔ پیغام کی اس کمینہ حرکت اور محسن کش روش پر جماعت لدہیانہ نفرت و حقارت کا اظہار کرتی ہے۔

(۲) جماعت لدہیانہ مولوی محمد صاحب امیر غیر مبائعین کو ان کے مسلمہ آرگن پیغام کی اس ناپاک۔ ناشائستہ۔ اور قابل شرم کمینہ حرکت کی طرف توجہ دلاکر ان کو ذمہ دار قرار دیتی ہے اور تعجب کرتی ہے۔ کہ کیا امیر غیر مبائعین کی قوت قدسی کے یہی اثمار ہین؟ (مرسلہ۔ خاکسار برکت علی لائق از لدہیانہ)

حضرت خلیفۃ المسیح کا تازہ خط آمدہ از پورٹ سعید اگلی اشاعت مین شایع کیا جائے گا

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے۔ اور وہ اس سفر مین سلسلہ کے خادم قدیم اور ہسٹورین کی حیثیت سے جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اسکے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہین۔ میری غیر حاضری مین الحکم اور تادیب النساء کا انتظام ہوگا۔ اسکے متعلق مین انشاءاللہ العزیز روانگی سے پہلے اعلان کرونگا۔ اور اپنی جماعت کے فرائض متعلقہ الحکم توجہ دلاونگا۔ الحکم قوم کی امانت ہے اور مین اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہون۔ اسکی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی مین مینے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دیجائین۔ جو احباب اس تحریک مین حصہ لین گے وہ یہی نہین کہ نہایت مفید اور ضروری کتب قریباً مفت حاصل کر لینگے۔ بلکہ وہ اس خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری مین مدد دینے والے ہون گے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر ملینگی۔

(۱) ان کتابون مین قرآن مجید کے ترجمے تفسیری نوٹ کے پارے بھی ہین جن کی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی قیمت صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک ہوگی۔

(پارہ نمبر ۱ لغایت ۴ و پندرہ لغایت ۱۷)

۲- مراۃ الجہاد- جس مین مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہین اصلی قیمت عہ رعایتی قیمت (۱۲)

۳- مکتوبات احمدیہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصل قیمت فی حصہ ۸ر رعایتی قیمت ۴ر

۴- خطبات کریمیہ: حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے خطبات۔ اصل قیمت مجلد ۴ر رعایتی قیمت ۲ر

۵- مالابار مین احمدیت کی تاریخ: حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور مجاہد مصری نے ہی اسے چھپوایا تھا۔ پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی ہوگا۔ اس کتاب مین کوئی رعایت نہین قیمت (۱۰ر)

برہان الحق: عیسائی مذہب کی تردید مین نہایت قابل قدر رسالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت مین ایک نومسلم گریجوئیٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳ر رعایتی قیمت (۱ر)

۷- ادعیۃ القرآن: قرآن مجید کی دعائین اور انکا ترجمہ قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا، قیمت رعایتی (۱ر)

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون کے فائل پچھلے سالون کے صرف پچاس درخواستون کی تعمیل ہوگی ان مین خواتین کے لئے نہایت مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالون کے فائل ہین ایک مکمل فائل کی قیمت معہ رعایتی قیمت صہ ر تادیب النساء کی پہلی جلد رعایتی قیمت پر ملے گی۔ صرف پچاس درخواستون کی تعمیل ہوگی اصل قیمت للعہ فی جلد رعایتی قیمت ہے یہ رعایت آخر ستمبر ۲۴ء تک ہوگی۔ اسلئے جلد درخواستین بھیجدین تمام درخواستون کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

درخواستین بنام منیجر الحکم ہون

چار روپیہ مین حکیم حاذق

آئین کہ ہر ہین آج قدر دان کمال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

مجربات نورانی یعنی طب لسانی: بزبان اردو جو کمال جستجو کر کے برسون کی عرقریزی کے بعد حکماء سلف کی پرانی بیاضون کے نسخون کے چھان بین کر کے آنکھون کا تیل نکالکر تالیف کی ہے۔ جسمین انسانی جسم کے تمام امراض نئے اور پرانے۔ اندھی داخلی خارجی تمام بیماریون کا سر سے پاؤن تک شرطیہ اور مجرب المجرب (۱۰۵۰) نسخہ جات صدر مخفیہ درج کئے گئے ہین۔ گویا علم حکمت بحر لاانتہاہی کو ایک کوزہ مین بند کر دیا گیا ہے۔ مجربات کیا ہے گویا یونانی طب کا سرمایہ حیات اور متاع زندگی ہے۔ اگر آپ اپنی اور اپنے خویش و اقارب کی زندگی بخیر و عافیت گذارنا چاہتے ہین تو آج ہی مجلد مجربات نورانی منگا کر ملاحظہ کیجئے جو وقت بیوقت آپکو مدد دیویگی اور اس کے بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے سے انسان ہمیشہ تندرست اور توانا رہ سکتے ہین اور ہر ایک شخص اس سے مستفیض ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اہل حکمت کے لئے رہبر کامل ہے کتاب حجم ۶۰۰ صفحہ تقطیع ۲۲ × ۱۸- لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت مجلد للعہ روپیہ بلا جلد ۴ر

ملنے کا پتہ حکیم نور محمد کشمیری بازار لاہور

خریداران الحکم کی خدمت مین ضروری التماس

جن احباب کی خدمت مین الحکم نہ پہنچا ہو یا کوئی اور استفسار ہو وہ براہ مہربانی اپنا پتہ صاف الفاظ مین لکھکر ارسال فرماوین ورنہ خطوط کی تعمیل نہ ہوگی اور دفتر الحکم اس کا ذمہ وار نہین ہوگا۔ بعض احباب جو اپنا نام شکستہ طور سے لکھتے ہین وہ بھی ہمکو معذور سمجھین

(منیجر)

آزمائو و شفا پاؤ — ہوالشافی — آزمائو و شفا پاؤ

مشکلین آسان ہوئین دکھ درد سب جاتی رہے

۱- معجون شاہی یا اکسیر جریان: خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمین معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیون سے اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی جو کہ جریان اور خواب مین بلا ارادہ منی کے خارج کرنے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریون کے ازالہ کرنے مین فی الواقع ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود مسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی جملہ بداعتدالیون اور خرابیون کے جملہ نتائج کی اصلاح کرنے مین اسکو ایک خاص خصوصیت ہے قیمت ...

۲- روغن اکسیر اعصاب: بعض حالتون مین اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلاء کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی ضعف اور اعضائے تناسل کی کمزوری کے ازالہ کرنے مین بجلی کا کام دیتا ہے فی شیشی روغن اکسیر اعصاب . . . . . . (عہ)

۳- کشتہ طلاء: جسکو ہم نے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اسمین یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت و طاقت مین اور بھی چار چاند لگ گئے ہین اسکے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہین۔ جو کہ یہ ہین۔ سونا دل و دماغ کو تقویت دینے والا۔ فہم و فکر کو تیز کرنے والا۔ معدہ اور جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا۔ اور امراض سوداوی و خفقان غم و حزن اور درد و صرع کو نفع دینے والا۔ ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب مین اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے۔ کہ خواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے الغرض عجیب و غریب چیز ہے۔ اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ قیمت فی خوراک ۱ سینکڑہ خوراک . . . (للعہ)

۴- حب مقوی باہ- یہ گولیان ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب مین واقعی اپنے اندر مسیحائی اثر رکھتی ہین ضعف باہ اور ضعف معدہ کے لئے اکسیر ہے۔ باقاعدہ سہلون کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مرضون مین مبتلا ابھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہین۔ قیمت فی سیکڑہ صہ ایک روپیہ کی سولہ گولی۔

۵- اکسیر سوزاک: سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ مین دور کر دیتی ہے قیمت ایک ہفتہ (للعہ)

۶- سرمہ مروارید: یہ سرمہ بصارت کے لئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے جوانون کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے۔ اور بوڑھون کی بصارت از سر نو بخشتا ہے۔ پرانے ککرون کے لئے بھی مفید ہے قیمت تولہ للعہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت پرانے مخلص احمدی ہین۔ اور علم طب مین پرانا تجربہ رکھتے ہین حضرت خلیفہ اول بھی آپ کی بعض دواؤن کو استعمال کرواتے تھے اخلاص اور محبت سے تیار کیگئی ادویہ بیمارون کے لئے مفید ہوگی۔

مرزا محمود احمد

ملنے کا پتہ: حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ